دین دوری کے اسباب، نتائج اور حل

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

وحدۃ الوجود: 3

غلط فہمی کا ازالہ: 3

وحدۃ الشہود: 3

دین دوری: 4

علامات قیامت: 4

علاماتِ صغریٰ: 4

علم اٹھالیا جائے گا: 5

قبر پر سبز جھنڈی / لال جھنڈی: 6

بایاں ہاتھ کاٹنا: 7

دعوت فکر: 8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی چیز کا وجود اپنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور وجود کو ایسی بقا حاصل نہیں کہ جس میں فنا کا تصور نہ ہو۔

وحدۃ الوجود:

تو اللہ تعالیٰ کا وجود ذاتی ہے (کسی کا عطا کردہ نہیں) اور باقی بھی ہے کہ اس میں فنا کو تصور نہیں۔ اس لیے مشائخ فرماتے ہیں کہ حقیقی وجود صرف اللہ کا ہے جس پر فنا نہیں اس کے علاوہ کسی کا وجود فنا سے خالی نہیں۔ اسی کو تصوف کی اصطلاح میں "وحدۃ الوجود" کہتے ہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ غلط فہمی کی وجہ سے وحدۃ الوجود کا معنی یہ سمجھتے ہیں کہ مشائخ اور صوفیاء کرام ہر چیز کو خدا سمجھتے ہیں کہ یا ہر چیز میں خدا کے وجود کا حلول مانتے ہیں، یہ سراسر غلط ہے۔

وحدۃ الشہود:

یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ مشائخ طریقت اور صوفیاء کرام کی اللہ تعالیٰ کی ذات پر اتنی گہری نظر ہوتی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا وجود باقی اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر چیزوں کے وجود فانی (کالعدم) نظر آتے ہیں۔ اسی کو تصوف کی اصطلاح میں "وحدۃ الشہود" کہتے ہیں۔

جیسے سورج نکل آنے سے ستاروں کا وجود بالکلیہ ختم نہیں ہو جاتا، وہ

موجود تو ہوتے ہیں لیکن سورج کی تیز روشنی کے سامنے ان کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اس لیے وہ دکھائی نہیں دیتے۔ اسی طرح صوفیاء کرام کی اللہ کی ذات پر اتنی گہری نگاہ ہوتی ہے کہ باقی چیزوں کا وجود انہیں نظر نہیں آتا۔

یہ تصوف کی دو باتیں ایسی ہیں جنہیں غلط انداز میں پیش کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو سراسر جہالت اور دین دوری کا نتیجہ ہے۔

دین دوری:

دین دوری اور جہالت کا بڑھ جانا یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ قیامت کی علامات اور نشانیاں دو طرح کی ہیں۔ علامات صغریٰ اور علامات کبریٰ۔

علامات قیامت:

علامات صغریٰ سے مراد وہ علامتیں ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد تک وقوع پذیر ہوں گی۔ ان میں سے کچھ علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔ حضرت مہدی کی آمد سے لے کر نفخۂ اولیٰ تک ظاہر ہونے والی علامات "علامات کبریٰ" ہیں۔

علامات صغریٰ:

یوں تو کئی احادیث مبارکہ میں قیامت کی علامات صغریٰ کا ذکر موجود ہے۔ اختصار کے پیش نظر ایک حدیث پیش خدمت ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ أَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ - وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

صحیح البخاری: باب إِثْمِ الزُّنَاة

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد اسے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ (ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ بطور خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باقی جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو وہ وفات پا گئے ہوں یا شہید ہو گئے ہوں) میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم (شریعت صحیح اور معتبر تعبیرات کے ساتھ) ختم ہو جائے گا اور (ہر طرف) جہالت (ہی جہالت) پھیل جائے گی، شراب (بے خوف و خطر ہو کر کھلے عام) پی جانے لگے گی اور زنا عام ہو جائے گا، مرد (خواتین کی بنسبت) کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد (مردوں کی بنسبت) زیادہ ہو جائے گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک ہی مرد رہ جائے گا۔

علم اٹھالیا جائے گا:

حدیث مبارک کے اس جملے میں جس علم کا تذکرہ ہے اسلوب حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد دینی علم ہے کیونکہ دینی علم اوپر سے آیا ہے،

اور قیامت کے قریب جہاں سے آیا ہے وہاں اٹھالیا جائے گا۔

اس لیے ابھی ہمارے پاس وقت ہے ہمیں مہلت ہے کہ ہم خود دینی علوم کو حاصل کریں اور اپنی اولادوں کو اس سے بہرہ ور کریں تاکہ یہ نسل در نسل چلتا رہے اور خدانخواستہ ہم نے اس میں کوتاہی کی تو ہماری آنے والی نسلیں دین بیزار ہوں گی۔ ماضی میں جہاں جہاں دینی علوم کے حصول پر توجہ دینے میں غفلت سے کام لیا گیا وہاں اس کے اتنے برے نتائج ہیں کہ الامان والحفیظ۔

اس حقیقت کا عملی مشاہدہ بطور خاص ان لوگوں کو ہوتا رہتا ہے جو تبلیغ دین کی محنت میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ کتنی بستیوں کی بستیاں ایسی ہوتی ہیں جہاں لوگوں کو صحیح طور پر کلمہ شہادت تک پڑھنا نہیں آتا، کتنے لوگ ہوتے ہیں جنہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا صحیح علم نہیں ہوتا، کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جنہیں قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا، کتنے لوگوں کو نماز صحیح طور پر ادا کرنی نہیں آتی۔ وغیرہ وغیرہ

الغرض عقائد ہوں یا عبادات، معاملات ہوں یا معاشرات و اخلاقیات سب سے دوری اور ان کے بارے میں جہالت پائی جاتی ہے۔ اس پر کئی واقعات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ صرف دو واقعے ملاحظہ فرمائیں:

قبر پر سبز جھنڈی/لال جھنڈی:

بلوچستان کے ایک علاقے میں تبلیغی جماعت کے احباب تشریف لے گئے، جس جگہ یہ لوگ موجود تھے وہاں کا ایک شخص جماعت کے امیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ میرے والد وفات پا گئے ہیں آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں! امیر صاحب نے فرمایا کہ جنازہ لے آئیں میں پڑھا دیتا ہوں، کچھ دیر بعد جنازہ آیا

لوگوں نے صفیں درست کر لیں جماعت کے امیر صاحب امامت کے لیے آگے بڑھے، انہوں نے دیکھا کہ چارپائی پر جس شخص کو کفن دیا گیا تھا اس نے حرکت کی اور یہ حرکت سانس لینے کی محسوس ہوئی۔

انہوں نے اس شخص سے کہا کہ آپ کے والد زندہ معلوم ہوتے ہیں ذرا کفن ہٹاؤ! ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیٹے نے کفن اٹھانے سے انکار کیا لیکن امیر صاحب کے اصرار پر اس نے جب کفن ہٹایا دیکھا تو وہ شخص ابھی زندہ تھا۔ امیر صاحب نے اس کے بیٹے سے کہا کہ اپنے والد کو لے جاؤ اس کا علاج کراؤ! اس نے جواب دیا کہ ہم نے بہت علاج کرایا ہے ڈاکٹروں نے انہیں اب لاعلاج قرار دے دیا ہے، چند گھنٹوں کا مہمان ہے۔ اگر آپ لوگ جنازے پڑھائے بغیر چلے گئے تو اسے بغیر جنازے کے ہی دفنانا پڑے گا کیونکہ ہماری پوری اس بستی میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے نماز جنازہ آتی ہو اور وہ پڑھا بھی سکے۔ اس کے بعد اس کی قبر پر لال جھنڈی لگانی پڑے گی۔ امیر صاحب نے اس کی وجہ پوچھی کہ لال جھنڈی کیوں لگانی پڑے گی؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے قبرستان میں دو طرح کی قبریں ہیں کچھ ایسی ہیں جن پر سبز رنگ کی جھنڈی لگی ہوئی ہے اور کچھ ایسی ہیں جن پر لال رنگ کی جھنڈی لگی ہوئی ہے۔ سبز جھنڈی ان لوگوں کی قبروں پر ہے جن کی نماز جنازہ پڑھی گئی ہے اور لال جھنڈی ان لوگوں کی قبروں پر لگی ہوئی ہے جنہیں جنازہ ادا کیے بغیر ہی دفنا دیا گیا۔

بایاں ہاتھ کاٹنا:

کچھ عرصہ پہلے سندھ کے ایک گاؤں میں تبلیغی جماعت کے احباب تشریف لے گئے، وہاں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے

لیے جماعت والوں سے درخواست کی گئی۔ جماعت کے امیر صاحب امامت کرانے کے لیے جب آگے بڑھے تو مردے کے بائیں جانب کفن پر تازہ تازہ خون دیکھا، انہوں نے اس بارے میں پوچھا کہ یہ خون کفن پر کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہمارے یہاں رواج ہے جب ہمارے یہاں کوئی فوت ہو جاتا ہے تو ہم لوگ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیتے ہیں تاکہ جب وہ قیامت والے دن اٹھے تو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے۔ نہ بایاں ہاتھ ہو گا اور نہ ہی اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں آئے گا۔

دعوت فکر:

اس کے بیسیوں واقعات ایسے ہیں جو ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی دین دوری کو واضح کرتے ہیں۔ دین دوری کا سب سے بڑا سبب دینی علوم سے دوری ہے اور دینی علوم سے دوری کا سبب دور حاضر کے اہل حق علمائے اھل السنۃ والجماعۃ سے دوری ہے۔ اس کے برے نتائج سب سے سامنے ہیں۔ اس کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم اہل حق علماء کرام سے دوری کو دور کریں۔ ان سے قرآن و سنت کو سیکھیں، احکام شریعت ان سے سمجھیں، اپنی اولادوں کو دینی علوم کے حصول کے لیے ان کے پاس بھیجیں تاکہ ہم بھی دین دوری سے بچ سکیں اور ہماری آنے والی نسلیں بھی دین دوری سے دور رہ سکیں۔ اللہ کریم ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 6 جون، 2022ء